
529

آیات نمبر 34 تا 52 میں اہل ایمان کے لئے جنت کے باغوں کی بشارت۔ مشرکین کو انتباہ کہ دنیا میں تو تمہیں مال و دولت مل گیا لیکن روز قیامت نیک اعمال کرنے والے اہل ایمان ہی کامیاب ہوں گے۔ منکرین پر اس دن ذلت طاری ہو گی۔ اس دنیا میں انہیں ڈھیل دی جارہی ہے لیکن ان کا انجام بہت عبرت ناک ہو گا۔ کفار کو فہمائش کہ رسول اللہ (ﷺ) بغیر کسی ذاتی غرض کے اللہ کا پیغام تم تک پہنچا رہے ہیں۔ رسول اللہ (ﷺ) کو ہدایت کہ اللہ کا فیصلہ آنے تک مشرکین کی باتوں پر صبر سے کام لیں۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ بے شک پرہیزگار لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمتوں سے بھرے جنت کے باغات ہیں اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم فرماں برداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے ؟ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم کیسا فیصلہ کرتے ہو ؟، مشرکین مکّہ کہتے تھے کہ اگر کبھی قیامت آئی بھی تو ہمیں وہاں بھی دنیا کی طرح بہترین نعمتیں ملیں گی اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو کہ تمہارے لئے آخرت میں وہی کچھ ہو گا جو تم پسند کرو گے ؟ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ کیا تم نے روز قیامت تک کے لئے ہم سے کوئی عہد و پیمان لے لیا ہے کہ اس دن تمہیں وہی کچھ ملے گا جو تم خواہش کرو گے ؟ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اے نبی (ﷺ) ! ان سے دریافت کیجئے کہ وہ کون ہے جو ان باتوں کا ذمہ لیتا ہے ؟ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا

بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ﴿۴۱﴾ ان لوگوں نے اللہ کے جو شریک ٹھہرائے ہوئے ہیں کیا انہوں نے اس بات کا ذمہ لیا ہے، اگر یہ سچے ہیں تو اپنے ان شریکوں کو بلا لائیں

یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ﴿۴۲﴾ اور جس دن قیامت کی ہولناکی اپنے عروج پر ہو گی تو لوگوں کو سجدہ کے لئے بلایا جائے گا مگر یہ کافر سجدہ نہ کر سکیں گے

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ قَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ﴿۴۳﴾ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہو گی، اس رسوائی کا سبب یہ ہے کہ جب دنیا میں یہ توانا و تندرست تھے اور انہیں سجدہ کے لئے بلایا جاتا تھا تو یہ انکار کرتے تھے

فَذَرْنِیْ وَ مَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ﴿۴۴﴾ پس اے نبی (ﷺ)! اس کلام کے جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجئے، ہم ان کو اس طرح بتدریج عذاب کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہو گی

وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ﴿۴۵﴾ اور میں انہیں مہلت دے رہا ہوں، بیشک میری تدبیر بہت پختہ ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ﴿۴۶﴾ کیا آپ تبلیغ دین پر ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں کہ وہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ﴿۴۷﴾ یا ان کے پاس غیب کی خبریں آتی ہیں جنہیں یہ لکھ لیا کرتے ہیں

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَ هُوَ

مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ پس آپ صبر کے ساتھ اپنے رب کے حکم کا انتظار کیجئے اور مچھلی والے یونس علیہ السلام کی طرح جلدی نہ کیجئے کہ بالآخر انہوں نے اللہ کو اس حال میں پکارا کہ وہ غم سے بھرے ہوئے تھے لَوْ لَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ اگر ان کے رب کا فضل ان کی دستگیری نہ کرتا تو وہ برے حال میں چٹیل میدان میں پڑے رہ جاتے فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ پھر ان کے رب نے انہیں برگزیدہ فرمالیا اور صالح بندوں میں شامل کرلیا حضرت یونس (علیہ السلام) اللہ کے حکم کے بغیر ہی اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے۔ سزا کے طور پر انہیں ایک مچھلی نے نگل لیا۔ پورا واقعہ سورۃ صافات [آیت نمبر 139 تا 148] میں درج ہے وَ اِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ اور یہ کافر لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو آپ کو ایسی تیز نظروں سے دیکھتے ہیں کہ گویا صحیح راہ سے آپ کے قدم ڈگمگا دیں گے اور کہتے ہیں کہ بے شک یہ شخص تو ایک دیوانہ ہے وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾ حالانکہ یہ قرآن تو سارے جہان والوں کے لیے نصیحت ہے رکوع [۲]